جمہوریت کی تلقین کرنے والی قوم کے ہاں جمہوریت کا کتنا احترام ہے۔ اور انکے قول و عمل میں کتنا بڑا تضاد ہے۔

ع توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتری کنند

اسلامی سربراہی کانفرنس کا اجلاس

خدشات' توقعات اور مایوس کن نتائج

گزشتہ دنوں اسلامی سربراہی کانفرنس کا اجلاس قطر کے دارالحکومت دوحہ میں منعقد ہوا۔ اس میں اسلامی ممالک کے سربراہان یا ان کے نمائندوں نے شرکت کی۔ یہ اجلاس اس وجہ سے بہت ہی اہمیت کا حامل رہا کیونکہ یہ عین اس وقت شروع ہوا۔ جب صیہونی افواج نہتے فلسطینیوں کے خلاف طاقت کا بے دریغ استعمال کر رہی تھی۔ اور ان کی کھلی دہشت گردی سے سینکڑوں فلسطینی جام شہادت نوش کر چکے تھے جبکہ ہزاروں کی تعداد میں زخموں سے چور ہسپتالوں میں پڑے کراہ رہے تھے جس پر عالم اسلام سراپا احتجاج بنا ہوا تھا اس حوالے سے یہ توقع بالکل بجا تھی کہ امت مسلمہ اور عالم اسلام کے ارباب حل و عقد اور حکمران اپنے اختلافات بھلا کر فلسطینیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے ایک مضبوط اور متحدہ سخت موقف اختیار کریں گے تاکہ اسرائیل اور صیہونی افواج پر دباؤ بڑھائیں۔ مگر اس حساس موقعہ پر بھی عالم اسلام کے حکمرانوں نے حمیت و غیرت کا وہ مظاہرہ نہیں کیا جس کا یہ وقت متقاضی تھا اور ان کے کمزور موقف نے صیہونی افواج کو مزید ظلم و ستم اور دہشت گردی پر ابھارا جس کی وجہ سے اسرائیل بلا روک ٹوک فلسطینیوں کا قتل عام کر رہا ہے۔

چونکہ قطر کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات اور روابط تھے اس لئے اسلامی سربراہی کانفرنس کے انعقاد سے پہلے سعودی عرب اور بعض دیگر ممالک نے متنبہ کیا تھا کہ اگر قطر نے اسرائیل کیساتھ روابط ختم نہ کئے تو وہ اس اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے چنانچہ اس تنبیہ کے تناظر میں قطر نے اسرائیل سے تعلقات ختم کرنے کا اعلان کیا۔ لیکن اب شنید یہ ہے کہ قطر نے دوبارہ اسرائیل کیساتھ اپنے تعلقات بحال کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

فالی اللہ المشتکی ع مرا اے کاشکے مادر نہ زادے۔

اس اجلاس میں ایران اور شام اسرائیل کے خلاف سخت اقدامات کرنے پر مصر تھے جبکہ ترکی اور مصر وغیرہ ممالک مصالحانہ رویہ اختیار کرنے پر زور دے رہے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اہم اور غیر معمولی اجلاس (جس پر تمام عالم اسلام کی نگاہیں مرکوز تھیں اور اپنے حکمرانوں سے اسرائیل کے ظلم و بربریت کے خلاف دلیرانہ اقدامات کرنے کیلئے ہر دردمند مسلمان پر امید تھا) وقت سے پہلے اختتام پذیر ہوا۔ مشترکہ اعلامیہ میں جو قرار دادیں منظور ہوئیں انکا لہجہ بھی کافی نرم رہا اور اسی طرح امریکہ کے بارے میں بھی معذرت خواہانہ رویہ اختیار کیا گیا۔ جسکی

سرپرستی اسرائیل کے وجود کی ضمانت ہے مگر کیا کیا جائے محکوم قوموں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ بقول اقبال ؂

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

اسی طرح کشمیر کی صورت حال کے متعلق بھی کانفرنس میں جائزہ لیا گیا اور او آئی سی نے پاکستان کے موقف کی حمایت کی جبکہ لائن اف کنٹرول پر بھارتی گولہ باری پر اظہار تشویش کیا گیا۔ علاوہ ازیں او آئی سی کے اجلاس میں کشمیر کی صورت حال کا جائزہ لینے کیلئے خصوصی مشن بھیجنے کا فیصلہ بھی کیا گیا مگر سابقہ اجلاسوں کی طرح جس میں اس طرح کی قراردادیں منظور کرانے اور مشن بھیجنے کے فیصلے ہوئے تھے۔ جسکا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا تھا اسلئے غالب گمان یہ ہے کہ عملی میدان میں اس کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ کیونکہ امت مسلمہ کے باہمی اختلافات نے دشمن کے دلوں سے ہمارا رعب اور خوف ختم کیا ہے۔ اسلئے اب بھی اگر ان پے در پے تازیانوں کے باوجود عالم اسلام کے حکمران بیدار نہ ہوئے تو

ع "ہماری" داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

مدیر "الحق" مولانا راشد الحق کا عقدِ نکاح

قارئین الحق کو یہ خوش کن اطلاع دی جارہی ہے کہ مجلہ "الحق" کے مدیر اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے فرزند مولانا حافظ راشد الحق سمیع حقانی کی گزشتہ ہفتے ۱۰ نومبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۳ شعبان ۱۴۲۱ھ بروز جمعۃ المبارک تقریب نکاح منعقد ہوئی اور ۱۲ نومبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۵ شعبان ۱۴۲۱ھ بروز اتوار کو ولیمہ مسنونہ حضرت مولانا کی رہائش گاہ کے ملحقہ سبزہ زار میں دیا گیا۔ دعوتِ ولیمہ کی تقریب انتہائی سادہ مختصر مگر پروقار ہوئی۔ اس میں صرف خاندان کے افراد کو مدعو کیا گیا تھا اور دیگر قریبی رشتہ داروں نے شرکت کی۔ چونکہ چند روز قبل حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی پھوپھی کا انتقال ہوا تھا اور اسی طرح خاندان میں اور بھی اموات واقع ہوئی تھیں جس کی وجہ سے شادی کی تمام تقاریب مختصر اور سادگی سے انجام پزیر ہوئیں اور اسی عذرِ معقول کے باعث حضرت شیخؒ کے خاندان اور دارالعلوم حقانیہ نے اپنے کرم فرماؤں کو مدعو نہ کیا اور یہ تقریب صرف خاندانی افراد اور رشتہ داروں تک محدود رہی۔ ہم اور جملہ قارئین الحق اس خوشی اور تقریب شادی و عقد نکاح پر مدیر الحق حافظ راشد الحق سمیع حقانی والد محترم حضرت مہتمم صاحب مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب اور صاحبزادہ مولانا حامد الحق حقانی اور اس حقانی خانوادے کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ یہ شادی تمام خاندان کیلئے باعث صد خیر و برکت اور وجہ فرح و نشاط ثابت ہو اور اسی طرح ہر دم اس خانوادہ حقانی پر خوشیوں کا نزول و ورود ہو (امین)